Al-Qawārīr - Vol: 05, Issue: 01,
Oct – Dec 2023

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
Journal.al-qawarir.com

معاشرتی فلاح وبہبود کے لیے صحابیات رَضِیَ اللہُ عَنْہُن کا کرداراوراس کے اثرات کا تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of Role of Ṣaḥābiyāt (Raḍī Allahu ‘Anhunna) for Social Welfare and its Impacts

Fozia Altaf
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies,
HITEC University Taxila Cantt
Dr. Ahmad Hassan
Assistant Professor, Department of Islamic Studies,
HITEC University Taxila Cantt

Version of Record
Received: 10-Oct-23 **Accepted**: 22-Nov-23
Online/Print: 27- Dec -2023

ABSTRACT

This paper presents an analysis of the pivotal role played by Ṣaḥābiyāt Raḍī Allahu ‘Anhunna, the women companions of Prophet of Islam (ﷺ) in fostering social welfare. The significance of women’s contributions to societal well-being has widely been acknowledged in the later islamic history. Employing an analytical method, the research explores the social, economic, and cultural aspects of women’s roles as companions and their implications for broader welfare outcomes. By examining the experiences of women companions across different cultural settings, the paper identified various patterns, challenges, and opportunities that shape the effectiveness of their contributions to social welfare initiatives. The findings reveal the multifaceted nature of women’s roles as companions, encompassing support, community building, and leadership in various social welfare projects as well as income-generating activities and entrepreneurship. This analytical study offers valuable insights into the diverse roles played by women companions in advancing social welfare. By recognizing and understanding their contributions, women of today can perform actively in a better way bringing positive change towards social betterment.

Keywords: *Women Companions, Contribution, Social Welfare, Analysis, Impacts*

CC BY

تمہید

دین اسلام ایک آفاقی اور عالمگیر دین ہے۔ جو زندگی کے تمام شعبہ جات کو رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہ دین مکمل نظام حیات کے اصول مہیا کرتا ہے جو ہر دور کے لیے مؤثر اور قابل عمل ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مبارکہ سے مرد و خواتین کے لیے ہدایت کے سرچشمے ہر دور میں پھوٹتے رہے ہیں۔ یہ تربیتِ نبوی ﷺ کا ثمر ہے کہ صحابہ وصحابیات کی کاوشوں نے جملہ شعبہ ہائے زندگی پر انمنٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعدد ازدواج کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ خواتین کو جملہ پہلوؤں میں الوہی ہدایت سے مستفید کیا جاسکے۔ معاشرے کی خیر خواہی کے لیے یہ مرکزی معلمات، دیگر صحابیات لے لیے بعض امور میں تربیت کا سامان مہیا کرتیں۔ آپ ﷺ نے ایک دن خواتین کے لیے مقرر فرمایا۔ حدیثِ نبوی ہے:

> "حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابیات حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئیں: (یارسول اللہ!) آپ کی جانب (سے فیض پانے میں) مرد ہم سے آگے نکل گئے لہٰذا ہمارے استفادہ کے لیے بھی ایک دن مقرر فرما دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے لئے ایک دن مقرر فرما دیا۔ اُس دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن سے ملاقات فرماتے، اُنہیں نصیحت فرماتے اور اللہ تعالیٰ کے احکام بتلاتے۔"[1]

صحابیات کا خیر کے کاموں میں مردوں سے پیچھے رہ جانا ان کو گراں گزرا۔ ان کی یہ تشویش ظاہر کرتی ہے کہ خواتین دورِ نبوی میں تربیت کے کس قدر رجحان رکھتی تھیں۔ یہ وہ ہدایت ہے جس نے بعد میں انکو معاشرتی اصلاح و بہبود کے لیے کوشاں رکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات اور صحابیات نے اصلاح و بہبودِ معاشرہ کا فریضہ احسن انداز میں سرانجام دیا۔ اس ضمن میں قرون اولیٰ اور قرون وسطیٰ کی خواتین کے کردار آج کے دور میں ہدایت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جو آج کے دور میں ایک فلاحی اسلامی معاشرہ قائم کرنے میں معاون ہیں جس کے اثرات عملی زندگی پر مرتب ہوسکتے ہیں۔ عورت چونکہ معاشرے کا نصف ہیں اس لیے دور حاضر میں معاشرتی بہبود کے لیے خاطر خواہ حصہ ڈال کر اپنا کردار ادا کر سکتی ہے۔ سید جلال الدین کے مطابق اسلام نے خواتین کی کاوش کو صرف علم و فکر تک نہیں بلکہ اس کے عمل کے لئے وسیع تر فضا مہیا کی ہے وہ جس طرح علم و ادب کی راستے میں سفر طے کر سکتی ہے اس طرح اس کو مختلف شعبہ ہائے حیات میں ملی و اجتماعی خدمات کے لیے کردار ادا کرنے میں اجازت دی گئی"[2]

دور حاضر میں زندگی کے تمام شعبوں میں عورت کا کردار بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کی تاریخ اس اعتبار سے منفرد ہے کہ خواتین کے بعض استثنائی میدانوں کو چھوڑ کر حصول علم کے دروازے ہمیشہ اس پر کھلے رہے۔ صحابیات کا کردار بعد میں تاریخی طور پر مؤثر رہا اور بعد کی صالحات امت نے ان امور میں کارکردگی کی کوشش کی۔ صحابیات کی تعلیمات سے استفادہ کے پہلو اجاگر کرنا اور ان کے اعمال کے اثرات مسلمان خواتین کے سامنے لانا اصلاح و بہبودِ معاشرہ کا میدان میں بہتر کارکردگی کے لیے مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔

تاہم اس موضوع "معاشرتی فلاح و بہبود کے لیے صحابیات کا کردار" کے ذریعے صحابیات کے کردار سے عصر حاضر میں استفادہ کی ممکنہ صورتیں سامنے لانا اس مقالے کا بنیادی ہدف ہے۔ اس موضوع پر جزوی طور پر کچھ عنوانات پر کام موجود ہے، جو 'معاشرتی بہتری کے لیے صحابیات کا کردار اور بعد کے ادوار کی خواتین کی کاوشوں پر مبنی ہے۔ چند مقالہ جات اور کتب 'معاشرتی فلاح و بہبود کے لیے صحابیات کا کردار' کے چند گوشوں پر کلام کرتے ہیں۔ سابقہ کام سے واضح ہوتا ہے کہ معاشرتی بہبود کے لیے صحابیات کی کاوشیں (Input) اور اس سے استفادہ کی صورتیں، عصرِ حاضر میں خواتین کے عملی کردار (output) کے لیے کیسے عملی طور پر مؤثر بنایا جا سکتا ہے۔

منہج تحقیق

زیر نظر مقالہ میں بنیادی مصادر کے ساتھ ساتھ دو حاضر میں لکھے جانے والے مقالات سے استفادہ کرتے ہوئے تجزیاتی منہج تحقیق کی کاوش کی گئی ہے۔ مزید یہ کہ القواریر جرنل میں شائع شدہ مواد کو بھی مدّ نظر رکھا گیا ہے۔

مبحث اول: معاشرتی فلاح و بہبود کا تصوّر اور صحابیات

صحابیات کی معاشرتی فلاح کے لیے کاوشوں گفتگو سے قبل معاشرتی فلاح و بہبود کے بنیادی تصورات جاننا ضروری ہے، جس سے جزوی طور پر یہ سمجھنے میں آسانی ہو گی کہ صحابیات نے کن کن پہلوؤں کو مد نظر رکھا اور ان سے کس طرح کے اثرات مرتب ہوئے۔ چونکہ ایسے عوامل کا ایک مجموعہ جو معاشرے کے ممبران کی بنیادی ضرورتوں کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو، جس کے نتیجے میں، معیار زندگی بہتر ہو معاشرتی بہبود کہلاتا ہے۔ اور معاشرتی فلاح و بہبود کی پیمائش معاشرتی زندگی کے مختلف عوامل سے ہو سکتی ہے۔ خوراک، عوام کی اشیا تک رسائی، تعلیم، صحت، اور دیگر چیزوں کے علاوہ معیارِ زندگی کی بہتری کے لیے جملہ لوازمات وغیرہ۔ کچھ معاشی اعداد و شمار حقیقت کا اظہار کرتے ہیں، جیسے کہ فی کس آمدنی، مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی)، آمدنی کی تقسیم، بے روزگاری کی شرح اور غربت کی شرح، ساز و سامان اور دیگر خدمات تک شہریوں کی رسائی، معاشرتی بہبود و ترقی سے منسلک ہیں۔

لغت کی کتب میں عَاشَرَہ مُعَاشَرَۃً اکٹھے رہنا اور اِعتَشَرَ القَومِ سے مراد باہم مل جل کر رہنا اور والتعّاشر وهي المخالطة اور آپس میں اختلاط اور باہمی مل کر رہنا۔[3] احمد مختار کے مطابق تعاشر کا مطلب احباب کا باہمی محبت کرنا، سنگت اختیار کرنا اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ معاملہ کرنا، مزدوروں کا مل کر رہنا اور پڑوسیوں کا باہم محبت سے رہنا اور آپس میں برتاؤ کرنا۔ عاشر فلانًا کا معنی کسی کے ساتھ مل جانا اسی ساتھی بنالینا، کسی کو رفیق بنانا اور آپس میں کوئی معاملہ کرنا، اسی طرح عاشر العلماءَ سے مراد علماء کا پڑوسی ہونا صالحین کا معاشرہ بہت اچھا ہوتا ہے۔ مَعْشَر کی جمع معاشر آتی ہے اس سے مراد ہر وہ جماعت جن کا ایک ہی معاملہ ہو، جبکہ سوسائِٹی، سَماج اور جَماعَت مُعاشَرَہ کے مترادفات ہیں۔[4]

اس سے معلوم ہوا کہ باہمی معاملات معاشرہ میں داخل ہیں اور مختلف افعال اور رویے مل کر رہنے والوں کو مثبت اور منفی طریقوں سے متاثر کرتے ہیں۔ مزید یہ کہ حصول ضروریات زندگی کے لیے باہمی متعاون لوگوں کے گروہ کو معاشرہ کہتے ہیں۔

فرائض معاشرہ میں یہ شامل ہے کہ اپنے افراد کی تربیت اس انداز میں کرے کہ ہر ایک کو اپنے حقوق کی آگاہی حاصل ہو جائے، انسان کی فطرت میں خود غرضی ہے اپنی خواہشات و ضروریات کو حاصل کرنے میں دوسروں کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ اس طرح سے معاشرتی زندگی میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ انسانوں کو منظم کرنے اور پر امن معاشرتی زندگی گزارنے کے لیے ہمیں کچھ اصولوں کی پابندی کرنی پڑے گی۔ معاشرتی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسی قوانین بنائے جن سے افراد اپنے حقوق و فرائض پہچان سکیں۔ جب قوانین پر عملدرآمد ہو گا اور ہم ایک دوسرے کے حقوق کا احترام کریں گے تو رفتہ رفتہ ایک پُر امن معاشرہ وجود میں آئے گا۔ طبقہ کی تعریف: جب چند خاندان مشترک مفادات اور یکساں اقدار کی بناء پر کسی مخصوص علاقے میں رہائش اختیار کریں تو انہیں طبقہ کہا جاتا ہے۔ ایک طبقے میں شامل افراد کے خیالات میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔

اسلام نے انسان کو شعور و عقل عطا کی غلط و درست رائے کی پہچان بتادی اور اس کو رہن سہن، زبان عقیدہ کاروبار دیگر ضروریات کی تکمیل میں آزادی دے دی۔ اسلام تلوار کے ذریعے نہیں پھیلا بلکہ اسلام ساری انسانیت کے لیے پیام رحمت بن کر آیا دین میں جبر نہیں۔[5] انسان چاہتا ہے کہ وہ اپنی رائے پیش کرے۔ اسلامی معاشرے میں اس خواہش کی مکمل آزادی دے گئی۔ حضور ﷺ انتظامی امور میں صحابہ کرام سے مشورہ فرماتے "صحابہ کرام کی مختلف آراء ملتی تو ان پر غور و فکر فرماتے تھے۔"[6] "حکمت مومن کی گم شدہ متاع ہے مومن اس کا زیادہ حقدار ہے اس کو جہاں ملے پالے۔"[7] علم کے ذریعے ہی معاشرہ مہذب اور متمدن بنتا ہے۔ فکری شعور پروان چڑھتا ہے۔ علم کے ذریعے ہی رب کی معرفت ہوتی ہے۔

بہترین معاشرے کی پہچان اخلاقیات پر منحصر ہے اسلام ہر شخص ہر مسلمان سے ہی مطالبہ کرتا ہے کہ اس میں اعلیٰ اخلاق ہوں سخاوت ہو، عفوودرگزر کرکے حالات اور شرم وحیا کا پیکر ہو، عفت وپاکباز ہو، زہانت داری وامانت داری ہے۔ ایفائے عہد کے تقاضے پورے کرے۔ خوش خلقی اور استقامت ہو۔ اسلام انسان کو رہنے سہنے، اٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے کے آداب سکھاتا ہے تاکہ مہذب معاشرہ تشکیل پائے یہ باتیں کسی بھی مذہب میں اتنی تفصیل سے نہیں بتائی اور نہ ہی اسلام کے علاوہ کسی نے اتنا زور دیا مثلاً طہارت وپاکیزگی، کھانے پینے، ملاقات، گفتگو، سفر، مسرت، ماتم، کسی کے گھر داخل ہونے، چھینک اور جمائی کے آداب وغیرہ وغیرہ۔ معاشرتی نظام کی بنیاد باہمی تعاون پر ہے۔ اسلام تقویٰ اور نیکی میں باہمی متعاون کا حکم دیتا ہے۔ [8]

اسلام میں ایمانیات، عبادات، اخلاقیات اور معاملات نیز زندگی کے ہر پہلو کے لیے رہنمائی شامل ہے۔ ان کے لیے ضروری ہے کہ اسلام کو بطور روحانی، عائلی ومعاشرتی، قانونی ومعاشی، سیاسی وبین الاقوامی نظام کے طور پر نہ صرف خود سمجھا جائے بلکہ اس کے عملی اطلاق کے لیے کاوش خواتین کے معاشرتی کردار کے بغیر ادھورا ہے۔ قرآن حکیم میں مرد وعورت کے اعمال کو ضائع نہ کرنے کا بیان اپنے اندر وسیع مطالب کا حامل ہے:

''فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ..'' [9]

"پس قبول فرمالی دعا انکی، انکے رب نے کہ میں تم میں سے عمل ضائع نہیں کروں گا مرد ہو یا عورت (کے اعمال) سے۔۔"

اس آیت قرآنی کی تفسیر میں امام الثعلبی رحمہ اللہ نے کلبی کے حوالہ سے دین، نصرۃ، اور موالاۃ میں اعمال کا ضائع نہ ہونا مراد لیا ہے۔ [10]

جبکہ تفسیر میں مقاتل بن سفیان لکھتے ہیں:

الرجال مع النساء في الثواب، كما شاركن الرجال في الأعمال الصالحة في الدنيا۔ [11]

مرد ثواب میں عورتوں کے ساتھ ہیں جس طرح وہ اس دنیا میں نیک کاموں میں مردوں کے ساتھ شریک ہیں۔

مثال کے طور پر دودھ میں پانی ملانا ایک معاشرتی خرابی ہے۔ مرقاۃ المفاتیح میں درج ہے کہ ایک بیٹی نے ماں کو دودھ میں پانی ملانے سے روک دیا۔۔۔ جب یہ بات سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تک پہنچی۔۔۔ تو آپ رضی اللہ عنہ کے بیٹے عاصم سے اس کی شادی کر دی گئی اور اسی نسل سے حضرت عمر بن عبد العزیز پیدا ہوئے۔ [12]

آج بھی معاشرے میں خواتین کے سامنے مختلف چیلنجز موجود ہیں۔ ان چیلنجز میں گھر اور معاشرے میں عورت کے صحیح مقام ومرتبہ کا تعین، اسلام میں دیے گئے حقوق سے عدم واقفیت اور ان کے حصول میں مشکلات، تعلیم وتربیت کے مواقع کا فقدان، صحت کے

مسائل،خاندانی معاملات میں انتشار،زوجین کے درمیان مخاصمت،ساس بہو اور دیگر رشتوں میں عدم مفاہمت،بچوں کی تربیت ،بزرگوں کی ذمہ داریاں،غربت،بے روزگاری،غریب طبقہ کی عدم کفالت،معاشرے میں بڑھتی ہوئی بے حیائی اور بے راہ روئی،میڈیا کے منفی اثرات سے بچنااور اپنی نسل کو بچانااور بڑھتی ہوئی مادیت کی دوڑ اور دیگر اہم معاملات شامل ہیں۔ان تمام مسائل کے حل کے لئے قرآن وحدیث کی روشنی میں راہنمائی فراہم کرنا مسلمان مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین کی بھی ذمہ داری ہے۔ دورِ حاضر میں لادینیت کی بڑھتی ہوئی یلغار نے خواتین کو بھی متاثر کیا ہے۔اس کا بہترین حل قرآن وسنت کی تعلیمات ہیں۔ ہمارے لئے اسوہ حسنہ ﷺ،سیرت صحابیات اور صدر اسلام کی خواتین کی پیروی،فلاح وکامرانی کا سبب بن سکتی ہے۔

امہات المؤمنین اور صحابیات کا امت پر احسان عظیم ہے کہ دینی اور دنیوی معاملات میں رہنمائی کا ایک بڑا حصہ ہم تک انہی کے ذریعے پہنچا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا کردار تمام خواتین کے لیے اسوہ حسنہ ہے۔انھوں نے سب سے پہلے آپ ﷺ کی نبوت کو نہ صرف تسلیم کیا بلکہ ہر مشکل گھڑی آپ ﷺ کا دست بازو بنی رہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کا معاشرتی بہبود کے لیے معاشی معاونت کا کردار اپنی اہمیت کا حامل ہے۔ حضرت فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اسلام کی دعوت دی۔ حضرت امِ سلیم رضی اللہ عنہا کی دعوت پر ابو طلحہ نے اسلام قبول کیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اپنے بچوں کی بہترین پرورش کرنا جو قیامت تک آنے والوں کے لیے ہدایت ہے۔اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہا کا اپنے بیٹے کی ہمت بڑھانا،ہند بنت اثاثہ کا شاعری کے ذریعہ دعوت دینا۔بہت سے جید صحابہ کرام بھی خواتین کی دعوت سے متاثر ہو کر اسلام کی دعوت پر لبیک کہنے پر مجبور ہوئے۔

اسلام نے معاشی،معاشرتی اور فلاحی سرگرمیوں سے خواتین کو منع نہیں کیا بلکہ شرعی حدود کی پاسداری کرتے ہوئے وہ فلاح اور بہتری کے افعال میں بھرپور شامل ہو سکتی ہے۔حدیث مبارکہ میں ہے:

"قَدْ أَذِنَ اللَّهُ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَوَائِجِكُنَّ "[13]

ترجمہ:" اللہ نے آپ (خواتین) کو اجازت دی ہے کہ آپ اپنی ضرورت کے لیے باہر نکل سکتی ہیں۔"

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دور میں حضرت شفاء بنت عبد اللہ کو بازار کے امور کی نگرانی بھی سونپی تھی۔ آپ قضاء الحسبہ اور قضاء السوق کی ذمہ دار تھیں۔ آپ چیونٹی کے کاٹے کا دم کرتی تھی، نبی اکرم ﷺ نے افرمایا کہ یہ دم حفصہ کو بھی سکھادو۔[14] علاوہ ازیں سید قطب "وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ"۔۔[15]" کی وضاحت کرتے ہیں کہ "گھروں میں رہنے کا مطلب یہ نہیں کہ عورت کسی ضرورت اور ناگریز کام کے لیے بھی اپنے گھر سے باہر نہ نکلے اور ہر وقت گھر سے ہی چمٹی رہے۔ بلکہ اس لطیف اشارہ

سے مراد یہ ہے کہ عورت کی زندگی میں اس کا اصل مقام اس کا گھر ہے اور یہی اس کا ٹھکانہ ہے۔ اس کے علاوہ جہاں بھی جائے گی عارضی مقام ہو گا۔ کام کے فوراً بعد اپنے اصل ٹھکانے کی طرف واپس آئے گی"۔[16]

معاشرتی فلاح و بہبود کے لیے صحابیات کا کردار اور اس کے اثرات کے تجزیہ سے قبل چند بنیادی تصورات کی وضاحت سے ضروری ہے۔

مبحث ثانی: صحابیات کا معاشرتی بہبود کے لیے کاوشیں

امور خانہ داری کے علاوہ صحابیات کا دیگر معاشرتی کاموں میں شریک ہونے میں کوئی امر مانع نہیں تھا بلکہ دور نبوی میں ان کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی خالہ کو طلاق بعد عدت کے دوران کھجور کے درخت کاٹنے کا اظہار کیا تو کسی ان کو روک دیا۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں استفسار کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

> "کھیت جاؤ اور اپنے کھجور کے درخت کاٹو۔ اس رقم سے بہت ممکن ہے تو صدقہ و خیرات یا کوئی بھلائی کا کام کر سکو"۔[17]

یہ الفاظ خواتین کو انسانیت کی خیر خواہی اور فلاح و بہبود کا درس دیتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ اسلام میں خواتین کے لیے معاشرتی فلاح و بہبود کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے اور اس کے ہاتھوں بھلے کام انجام پائیں نہ کہ وہ اپنی معاشی حاجات کو پورا کرنے کے لئے دوسروں کی مرہون منت ہو۔ ذیل میں ان صحابیات کا مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے جو کسی نہ کسی حد تک معاشی سرگرمیوں میں حصہ لیتی رہیں۔

معاشرتی ماحول ایک معلم کی حیثیت رکھتا ہے۔ انسان کو جس طرح کا ماحول میسر آتا ہے، اس کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے۔ حضور علیہ السلام نے جن بنیادوں پر تشکیل معاشرہ کا کام جاری کیا اس میں پہلی چیز عقائد اسلام ہے جس کے ذریعے ذہنی تربیت و فکری اصلاح ہوتی ہے۔ اولاً توحید ہے جس سے مراد کہ کائنات کا خالق، عبادت کے لائق ایک ہی ذات اللہ کی ہے اسی کی قائم کردہ حدود میں رہ کر زندگی بسر کرنی چاہیے۔ جب معاشرے میں رب تعالیٰ کی حدود کی یعنی اسلامی تعلیمات کی پیروی کی جائے گی تو معاشرہ اسلامی معاشرہ کہلائے گا۔ اسلامی معاشرے میں یہ پختہ ایمان ہوتا ہے کہ رب ایک ہے جس کا واضح ثبوت سورہ اخلاص میں ہے۔[18]

عقیدہ توحید کے بعد عقیدہ رسالت ہے۔ حضور ﷺ کو آخری نبی ماننا اور آپ کی تعلیمات کی پیروی کرنا۔ مسلم معاشرے کی تشکیل ہی سیرت طیبہ کی روشنی میں ہوئی ہے۔ حب نبی علیہ السلام مسلم معاشرے کا امتیاز ہے۔ انسان مکمل ایمان کی تکمیل دل میں محبت حضور ﷺ سے ہوتی ہے۔[19] علاوہ ازیں اسلام بنی نوع انسان کو وحدت فکر پر قائم رہنے کا درس دیتا ہے۔ اور تفرقے سے منع کرتا ہے۔[20]

معاشرہ میں وحدت فکر تبھی بر قرار رہ سکتی ہے جب تمام لوگ اللہ کی متعین کردہ حدود میں رہتے ہوئے وحت فکر کی سلک میں منسلک ہو جائیں۔اس کے علاوہ انسان سب سے معزز مخلوق، اس کی عزت عظیم، شکل حسین جس سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ اسلامی معاشرے میں انسان کو شرف واحترام حاصل ہے۔انسان کی عزت و آبرو کا تحفظ مسلم معاشرے کا اہم خاسہ ہے۔ ہر انسان کو رب تعالیٰ نے عزت نفس دی ہے۔ اسلامی معاشرے کی اہم خوبی کہ آپس میں محبت واخوت ہو مساوات ہو کسی قسم کی تفرقہ بازی نہ ہو۔ انسان سب برابر ہوں۔"انما المومنون اخوۃ"[21] معاشرے میں عدل وانصاف امن سلامتی، سکون وعافیت کا باعث ہے اللہ تعالی نے ہر جگہ انصاف کا حکم دیا ہے۔[22] اسلامی معاشرے میں ہر انسان کے حقوق کا تحفظ ہوتا ہے۔

الاصابہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حولاءؓ نے عطر کا کاروبار کیا، زینب بنت ابی معاویہ نے دستکاری کا کام کیا۔ ارنب انصاریہؓ کو حضور ﷺ نے شادیوں میں گیت گانے کی اجازت دے دی۔ حضرت بسرہؓ بنت صفوان مکہ میں عورتوں کے میک اپ کر تیں۔ حضرت سودہؓ کھالیں تیار کرتی۔ حضرت زینب بنت جحشؓ فن دباغت، حضرت خدیجہؓ، رسول اللہ ﷺ کے عقد میں آنے کے بعد اپنی تمام مال اسلام اور رسول اللہ ﷺ کے لئے وقف کر دی۔۔۔ اسی طرح خواتین میں سے صلح حدیبیہ کے موقع پر ام سلمہ سے مشورہ اور جنگ خیبر میں شرکت کے لئے مسلمان خواتین سے مشورہ کیا گیا۔[23] اسی طرح خواتین میں سے صلح حدیبیہ کے موقع پر ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مشورہ[24] اور جنگ خیبر میں شرکت کے لئے مسلمان خواتین سے مشورہ کیا گیا۔[25]

مسلمان خواتین دعوت دین کی عملی سطح پر کام کرنے کے ساتھ مختلف معاشرتی خیر خواہی کیوں کہ خواتین مل کر کام کرنے یکجہتی کے تصور سے آگاہ ہیں۔ اسلامی نکتہ نظر سے ایک معاشرتی کام کے دائرہ کار سے مزید نئے گوشوں کی طرف رخ کیا جاتا ہے۔[26] حضرت عمارہ بنت خبیب نے خدمتِ خلق کے لیے اہم کردار ادا کیا۔ وہ معاشرتی فلاح کو بہت اہم سمجھتی تھیں اور مسلمانوں کی معاشرتی بہتری کے لئے محنت کرتی تھیں۔ آپ نے مدینہ کی تعمیر وترمیم کے لئے معاونت کی اور مشکلات کے وقت مدینہ کی آبادی کو رہنمائی کی۔ انہوں نے احتیاطی تدابیر اور نظم وضبط کی اہمیت کو سمجھایا۔

عمارہ بنت خبیب (رضی اللہ عنہا) انسانیت کے خدمت میں بھی مصروف رہتیں۔ وہ اظہارِ شفقت کرتیں، ضعیفوں کی مدد کرتیں اور غریبوں کو سہارا پہنچاتیں۔ انہوں نے اقتصادی ضعف کے زخموں کو بھرنے کے لئے اہم کردار ادا کیا۔ حضرت زینب بنت جحش (رضی اللہ عنہا) کی خدمتِ خواتین کا انتہائی اہم نمونہ، خواتین کے حقوق کی حفاظت اور ان کی احترام کیلئے تھا۔ ان کی خدمات نے خواتین کو

قوت واستحکام دیا، ان کو اجتماعی روابط میں مساوات کی تشریع کی اور ان کی روحانی ودنیوی ترقی کو فروغ دیا۔ انہوں نے خواتین کو انصاف کی تلاش میں مشتعل کیا اور ان کو اپنی آواز کو بلند کرنے کی ترغیب دی۔

مبحث ثالث: صحابیات کے کردار کے اثرات اور عصر حاضر میں استفادہ کی صورتیں

قرون اولیٰ کی خواتین کے معاشرتی فلاح و بہبود کے لیے محنت اور ان کے کردار سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ قرون وسطیٰ میں خواتین کا معاشرتی فلاح و بہبود کے لیے تسلسل ان امثلہ میں دیکھا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر بی بی جوہرہ چھٹی صدی ہجری کی مشہور واعظہ تھیں۔ انھوں نے شیخ ابو الخبیب اور شیخ ابو الوقت جیسے علماء سے علمِ حدیث حاصل کیا تھا۔ وہ بغداد کی مشہور عالمہ اور واعظہ تھیں۔ اکثر بغداد کی خواتین کو جمع کرکے ان کے سامنے فصیح و بلیغ وعظ و نصیحت کرتی۔[27] بی بی خدیجہ بنتِ قیم اپنے دور کی اعلیٰ درجے کی واعظہ اور عالمہ گزری ہیں۔ آپ نے مصر سے مروجہ علوم کی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد بغداد میں انھوں نے مسند درس بچھائی اور سالوں تک درس وتدریس اور واعظ وہدایت میں مشغول رہیں۔ نہایت ہی پُر اثر وعظ کرتی جس سے بہت ساری خواتین ان کی درس گاہ میں آئیں اور ان کے علم سے استفادہ کیا۔[28] آرنلڈ نے مسلمان خواتین کے مؤثر دعوتی کردار پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ:

> یہ جاننا باعثِ دلچسپی ہے کہ اسلام کے پھیلاؤ میں نہ صرف مردوں کا کام ہے بلکہ اس کارِ خیر میں خواتین نے بھی حصہ لیا۔ کئی منگولی شہزادے اپنی مسلمان بیوی سے متاثر ہو کہ اسلام میں داخل ہوئے۔[29]

علاوہ ازیں بی بی خدیجہ بنتِ احمد نویں صدی ہجری میں یگانہ روزگار عالمہ ہوئیں ہیں۔ انھوں نے ذرا ہوش سنبھالا تو تحصیل علم میں مشغول ہو گئیں۔ ان کی قدر و منزلت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ امام جلال الدین سیوطی جیسے عالم دین نے ان سے حدیث کا درس حاصل کیا تھا۔[30] یونیورسٹی آف ابدان، نائیجیریا کے ایل۔ او۔ عباس لکھتے ہیں کہ دمشق میں بارہویں اور تیرویں صدی عیسوی میں ایک سو ساٹھ (160) مساجد اور مدارس کا قیام عمل میں لایا گیا جس میں چھبیس (26) خواتین کی طرف سے تعمیر کردہ اور ان اداروں کے تمام شاہی سرپرستوں میں سے نصف خواتین تھیں۔[31] یہ مثالیں معاشرہ میں شر کو روکنے اور خیر کو فروغ دینے کا مظہر ہیں۔ صحابیات اور قرون وسطیٰ کی خواتین نے معاشرتی فلاح و بہبود میں اپنا کردار ادا کیا اسی منہج کو مدِ نظر رکھتے ہوئے عصر حاضر کی خواتین بھی اپنا کردار ادا کر سکتی ہیں۔

> ”امت مسلمہ کی ترقی اور کامیابی کو یقینی بنانے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنی پہلی نسلوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے، اپنی پوری قوت کے ساتھ، قرآن حکیم اور پیغمبر ﷺ کے ارشادات و افعال کو مضبوطی سے تھامے

رکھیں۔۔۔مسلمان خواتین کے کردار کو فعال (کرنے کی ضرورت ہے) جیسے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور خلفائے راشدین کے دور میں تھا۔اس مقصد کے لیے ملت اسلامیہ کی کوششوں کو وقف کیا جائے۔"[32]

صحابیات رسول ﷺ نے دوسروں کی ضروریات کو پورا کیا،ان کی خدمت کرتے ہوئے تاحیات جانی ومالی امداد میں حصہ لیا۔زیادہ معمول فلاحی کاموں بالخصوص قرض داروں کا قرض ادا کیا۔۔۔معاشرتی وسماجی تعاون اور خوشی وغمی میں شرکت کرناان کا معمول تھا۔[33] کلثوم پراچہ اور فریدہ یوسف نے حدیث نبوی کے مطابق وضاحت کی ہے کہ عورت عدت مین بھی اپنی مالی ضروریات کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ فلاح وبہبود کے لیے کھیتوں بازاروں میں میں جاکر کام کر سکتی ہے۔۔۔معاشرے کی خوش حالی اور فلاح کے ماموں میں حصہ لے سکتی ہے اور اپنی ضرورت کو احسن طریقے سے پورا کر سکتی ہے۔[34] فریحہ خان اور ڈاکٹر ظہور اللہ الازہری کے مطابق:صحابیات رضی اللہ عنھن عملاًخدمت خلق کے امور اور حسب ضرورت تجارتی امور سرانجام دیتی تھیں۔[35]

حضرت خولہ بنتِ ثعلبہ رضی اللہ عنھا کا واقعہ قرآن حکیم سے پڑھ کرواضح ہوتا ہے کہ معاشرتی بگاڑ سے دور رہنے کی کس قدر آپ کو فکر تھی۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کے بارے میں فرمایا:

"وَاللَّهِ لَوْ حَبَسَتْنِي مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ إِلَى آخِرِهِ لَا زِلْتُ إِلَّا لِلصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ، أَتَدْرُونَ من هذه العجوز؟ هي خولة بِنْتُ ثَعْلَبَةَ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَهَا مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَوَاتٍ، أَيَسْمَعُ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَوْلَهَا وَلَا يَسْمَعُهُ عُمَرُ؟"[36]

"خدا کی قسم!اگر یہ مجھے صبح سے شام تک روک کر رکھے تو میں کھڑا رہوں گا اور صرف نماز کے وقت میں اجازت لوں گا،تمھیں معلوم نہیں کہ یہ بڑھیا کون ہے؟یہ حضرت خولہ رضی اللہ عنھا ہے جن کی فریاد اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سنی،یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جہانوں کا رب تو اس کے قول سنے اور عمر رضی اللہ عنہ نہ سنے؟"

سماجی معیار کی بہتری کے لیے مسلمان خواتین کے کردار کے حوالے سے ناصرہ شریف رقمطراز ہیں:

"دور حاضر میں بھی عورت کو تمام تر صلاحیتوں اور سوچنے سمجھنے کی قوتوں میں مزید نکھار پیدا کرنے کی ضرورت ہے مردوں کو بھی خواتین پر اعتماد کرتے ہوئے انہیں جائز آزادی ضرور دینا چاہیے تاکہ وہ ایک صحت مند ماحول میں رہ کر اپنی فطری اور ذہنی صلاحیتوں کو بھرپور اظہار کر سکیں اور انفرادی اور اجتماعی کردار نمایاں نظر آ سکے گا کیونکہ ایسی خواتی دراصل سماجی بہتری کی بنیاد رکھ سکتی ہیں۔[37]

عمر یوسف درپیش عصری مسائل اور خواتین کے کردار کو سامنے رکھتے ہوئے لکھتے ہیں:

"خواتین کو درپیش عصری مسائل کا خاتمہ کر کے ہی معاشرے کو ترقی کی راہوں پر ڈالا جا سکتا ہے۔"[38]

محمد حماد عطا نے مقالہ میں نتیجتاً ذکر کیا کہ:

"معاشرہ میں خواتین کے کئی کردار ہیں جن میں وہ مرکزی کردار بطور بیوی اور ماں کی حیثیت سے ادا کر سکتی ہے۔۔۔ بصورت دیگر معاشرے میں بگاڑ کا انکار نہیں کیا جا سکتا"[39]

مزید یہ کہ عطاء اللہ علوی تحقیق کی روشنی میں بیان کرتے ہیں:

قرآن مجید کے قرن اول کی عورتوں کے احوال ذکر کر کے مسلم خواتین کی رہنمائی فرائی ہے کہ اگر آج عورت اپنے اوصاف کو پیدا کرے تو اسے بھی معاشرتی مقام حاصل ہو سکتا ہے اور وہ بھی مسلم خواتین کی طرح تاریخ کے اوراق میں زندہ وہ سکتی ہیں۔[40] سماجی سرگرمی کے مقاصد یہ ہیں کہ عمل خیر کے دروازے پوری طرح کھول دیئے جائیں تاکہ ہر مسلمان مرد و عورت خواہ اس کی جیسی بھی قدرت وصلاحیت ہو، اخذ وعطا انجام دے سکے۔ دور رسالت میں حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ اور سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا صدقہ اور معاشرتی فلاحی کردار میں سر فہرست تھے۔۔۔ مخصوص حالات اور کام کی مناسبت کے لحاظ سے عورت پیشہ وارانہ کاموں میں حصہ لے سکتی ہے۔[41] پروفیسر ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی لکھتے ہیں کہ:

"قومی معاملات میں مشاورت کے وقت صحابیات اپنے مشوروں سے نوازتی تھیں، غلط باتوں پر ٹوک دیتی تھیں، صحیح احکام بتاتی تھیں"[42]

معاشرتی فلاح و بہبود Social Welfare ایک ایسا تصوّر ہے جو معاشرہ میں بھلائی کا فروغ، پہلے سے موجود فلاحی طرق کا جائزہ اور اس میں بہتری لانا، عوام کا خیر کی طرف تحرّک، معاشرتی طبقات میں ناہمواری کو کم کرنا، معاشرتی برائیوں کے خلاف جہاد کے علاوہ اخلاقیات، معاشرتی اقدار کے تحفظ کے لیے کام اور معاشی فلاح و بہبود جیسے اہم عناصر کو صحابیات کی کاوشوں میں تلاش کر کے معاصر تطبیق ممکن ہے۔ مثلاً حضرت اسماء بنت ابی بکر کا معاشرتی فلاح کے لیے نہ صرف کاوشیں ہیں بلکہ ان کی تعلیمات سے معاشرتی بہبود کے اصول عیاں ہیں۔ آپ فرماتی: "خرچ کرو اور صدقہ کیا کرو اور خوشحالی کا انتظار کرتے رہو گے تو خوشحالی نہیں آئے گی۔ اور تم خرچ کرو گے تو مال کبھی ختم نہیں ہو گا۔" ازواجِ مطہرات اور صحابیات کا خدمتِ خلق اور کار فاعامہ کے لیے عملی اقدامات کو سامنے لانا اس تحقیق کا بنادی مقصد ہے۔

نتیجہ بحث

سماجی بہبود کے لیے صحابیات کا کردار کثیر الجہتی نوعیت کا ہے۔ معاشرے میں خیر کو فروغ دینے والی سر گرمیوں میں خواتین کی شمولیت دور بنوی سے انفرادیت کی حامل ہیں۔ اس کے اثرات تاریخی طور پر واضح ہیں۔ معاشرتی فلاح و بہبود صحابیات کی حیات مبارکہ سے عملی شکل میں سامنے آتا ہے۔ ان کے طرز عمل سے سماجی بہبود کے لیے مختلف منصوبوں میں کلیدی رہنما اصول میسر آسکتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات سے یہ حقیقت معلوم ہوتی ہے کہ عورت کا معاشرتی کردار نسلوں کی تربیت اور ترقی کا ضامن ہے۔ جس قدر خواتین نے معاشرے تو خیر کے راستے پر گامزن رکھنے کی کوشش کی اسے آج پھر سے زندہ کرنے کی ضرورت ہے۔ دورِ نبوی میں صحابیات کی معاشرتی فلاح کی طرف حوصلہ افزائی بعد میں معاشرتی ارتقاء میں خواتین کے مثبت کردار کی طرف بین ثبوت ہے۔ یہ وہ خلاہے جسے پر کرنے کے خواتین صحابیات کے نقشہ قدم پر چل کر بڑھتے ہوئے معاشرتی زوال کے سامنے سدباب کا کردار ادا کر سکتی ہیں۔ لہذا معاشرہ کیاہے اور اس کے نبیادی لوازمات میں آج کن کن امور کو حیثیت حاصل ہو چکی ہے، اسے سامنے رکھتے ہوئے ایک پالیسی واضح کرنی ہو گی جس کا ربط ایک طرف اسلامی رویات اور صحابیات کی یاد تازہ کر سکے اور دوسری طرف وہ دور حاضر کی نبضوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کثیر الجہتی کردار اپنانے میں ایک اجتماعی کردار ادا کر سکیں۔ تاکہ خواتین معاشرہ میں مختلف طبقات کو معاشی و معاشرتی برابری کا حق فراہم کر سکیں۔ خواتین کی علمی ترقی میں مدد فراہم کر کے معاشرتی فلاح کے لئے راستے ہموار سکیں۔ ان کے گھریلو تنازعات کو حل کرنے میں مدد فراہم کریں اور ان کو علمی تحقیقات میں بھی مشارکت کا موقع فراہم کر سکیں۔ بچوں کی حفاظت و تربیت میں بھرپور حصہ لینے میں مدد فراہم کر سکیں وغیرہ۔ اس طرح کے کردار سے معاشرتی فلاح و بہبود میں عصر حاضر کی خواتین، صحابیات کی زندگیوں سے استفادہ کر سکتی ہیں۔

حوالہ جات

[1] محمد بن إسماعیل البخاري، **صحیح البخاري**(دمشق: دار ابن کثیر، ۱۹۹۳م)1:101۔ (دیکھیے، **صحیح مسلم** ، 4 :2028، الرقم: 2633)

Muḥammad bin Ismā‘īl al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* (Damashq: Dār Ibn Kathīr, 1993), 1: 101. (See *Ṣaḥīḥ Muslim, 4: 2023*, Ḥadīth no. 2633

[2] سید جلال الدین عمری، **عورت اسلامی معاشرہ میں** (لاہور: اسلامی پبلیکشنز، شاہ عالمی مارکیٹ، 2005)، 121.

Syed Jalāl al-Dīn ‘Umarī, *‘Uwrat Islāmī Mu‘āsharah Maiṇ* (Lahore: Islami Publications, Shah ‘Alami Market, 2005), 121.

[3] أحمد بن محمد بن علي الفیومي، **المصباح المنیر في غریب الشرح الکبیر** (مصر: مكتبة السید عبد الواحد واخیہ، 1344ھ)، 2:30

Alhmad bin Muhammad bin Ali Al-Fawūmī, *Al-Miṣbāḥ al-Munīr fī Gharīb al-Sharaḥ al-Kabīr* (Egypt: Maktaba al-Sayyid Abdulwahid and his brother, 1344) 2:33.

[4] https://www.rekhtadictionary.com/meaning-of-muaashara?lang=ur

[5] البَقَرَة، 256:02.

Al-Baqarah, 02:256.

[6] شبلی نعمانی، **سیرت النبی ﷺ** (لاہور: مکتبۃ المدینہ، 1408)، 1:214.

Shiblī Nu‘mānī, *Sīrah al-Nabī Ṣallā llāhu ʿalayhi wa-Sallam*, (Lahore: Maktabah al-Madina, 1408), 1:241.

[7] محمد بن عیسی الترمذی، **السنن** (بیروت: دار العرب الاسلامی، 1998)، 1:134.

Muhammad bin ‘Isā Al-Tirmadhī, *Al-Sunan Al-Tirmadhī* (Beruit: Dār al-‘Arab al-Islāmī, 1998), 1:134.

[8] المَائِدَة، 05 :77۔

Al-Mā’dah, 05:77.

[9] آلِ عِمْرَان، 3: 195۔

Āli-‘Imrān, 03:195.

[10] أحمد بن محمد بن إبراهيم الثعلبي، **الكشف والبيان عن تفسير القرآن** (بیروت: دار إحياء التراث العربي, 2002م)، 3:235.

Aḥmad bin Muhammad bin Ibrāhīm al-Tha‘labī, *Al-Kashf wa al-Bayān ‘An Tafsīr al-Qur’ān* (Beruit: Dār al-Iḥyā al-Turāth al-‘Arabi, 2002), 3:195.

[11] أبو الحسن مقاتل بن سلیمان، **تفسیر مقاتل بن سلیمان** (بیروت: دار إحياء التراث، 1423ھ)، 1:322، 23.

Abū al-Ḥassan Maqātil bin Sulaimān, *Tafsīr Maqātil bin Sulaimān* (Beruit: D ār Iḥyā’ al-Turāth, 1423 AH), 1: 322-23.

[12] الشیخ علی بن سلطان محمد القاری، **مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح** (بیروت: دار لفکر، 2002)، 9:3909.

Al-Shaykh Alī bin Sulṭān Muhammad al-Qārī, *Mirqāt al-Mafatīḥ Sharaḥ Mishtawat al-Maṣābīḥ* (Beruit: Dār al-Fikr, 2002), 9:3909.

[13] محمد بن إسماعیل، **صحیح البخاری**، رقم:5237۔

Muḥammad bin Ismāi‘īl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, No:5237.

[14] إبن حجر العسقلاني، **الإصابة في تمييز الصحابة** (بیروت: دار الكتب العلمية، 1415ھ-)، 7:202۔

Ibn Ḥajr al-‘Asqalānī, *Al-Iṣābah fī Tamyīz al-Ṣiḥabah* (Beruit: Dār al-Kutab al-‘Ilmiyyah, 1415), 7: 202.

[15] الأَحزاب، 33:33۔

Al-Aḥzāb, 33:33.

[16] ابرہیم حسین الشاربی سید قطب، **فی ظلال القران**، سورۃ الاحزاب (بیروت: دار الشروق، 1412ھ)

Ibrāḥīm Ḥussain al-Sharabī Syed Quṭb, *Fi Zilāl al-Qur’ān*, Sūrah al-Aḥzāb (Beruit: D ār al-Sharūq, 1412).

[17] أبو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری، **صحیح مسلم**، حدیث 1483 (القاهرة: مطبعة عیسی البابی الحلبی، ۱۹۵۵م)، 2:1121۔

Abū al-Ḥussain Muslim bin al-Ḥajjāj al-Qushaiyrī, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Ḥadīth, 1483 (Al-Qāhrah: Maṭb’ah ‘Isa Al-Bābī al-Ḥalabī, 1955), 2:1121.

[18] الإِخلَاص،112:1-4۔

Al-Ikhlāṣ, 112:1-4.

[19] محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری ,1:80

Muḥammad bin Ismāi'īl, *Ṣaḥīḥ Bukhārī*, 1:80

[20] آلِ عمران،3:103۔

Āli-'Imrān, 3:103.

[21] الحُجُرَات،49:10۔

Al-Ḥujurāt, 49:10.

[22] النِّسَاء،4:58۔

An-Nisā', 04:58.

[23] ابن حجر العسقلاني، **الإصابة**7:202۔

Ibn Ḥajr al-'Asqalānī, *Al-Iṣābah* 7: 202.

[24] Muḥammad bin Ismāi'īl, Ṣaḥīḥ Bukhārī, 3: 9.

[25] Muhammad ibn Habban (d. 354 AH), *Al Sīrah al-Nabwiyya Wa Akhbār al-Kulafa'*, (Beirut: Print: Third – 1417), 1: 166.

[26] Janine A. Clark, *Islam, Charity, and Activism: Middle-Class Networks and Social Welfare in ...* (USA: Indian Press, 2004), 144.

[27] طالب ہاشمی، **تاریخ اسلام کی چار سو باکمال خواتین** (لاہور: پین اسلامک پبلیشرز، 2013)،255۔

Talib Hashmi, *Tārīkh-i Islām kī Chār Saw BāKamāl Khawātīn* (Lahore: Pain Islamic Publishers, 2013), 255.

[28] طالب ہاشمی،،266۔

Talib Hashmi, 256.

[29] Thomas Walker Arnold, *The* Preaching *of Islam: History of the Propagation of the Muslim Faith* (Archibald Constable & Co, 1896), 334.

[30] طالب ہاشمی، **تاریخ اسلام کی چار سو باکمال خواتین**،364۔

Talib Hashmi, *Tārīkh-i Islām kī Chār Saw BāKamāl Khawātīn*, 364.

[31] L. O. Abbas, "Islam and Modernity: The Case of Women Today," *Cultural and Religious Studies USA*, 2, no.5 (Sep.-Oct. 2014), 297-305. http://www.davidpublisher.org/

[32] Dr M. H. Al Khayat, Woman *in Islam and her Role in Human Development*, World Health Organization 2003 ‹Printed by DAT. Refernce: Document WHO-EM/CBI/022/E/G/09.03/2000

[33] انوار الحق، **کفالت عامہ میں صحابیات رضي الله عنهن کے عملی امور:** ایک جائزہ، المھدی ریسرچ جرنل 1، *نمبر* 1(2020):1-13۔

Anwar ul Haq. "*Kafālat-i 'Āmah maiṇ kay 'Amalī 'Umūr: Aīk Jā'za* ". *Al-Mahdi Research* Journal *(MRJ)* 1 no. (1) (2020): 1-13. https://ojs.mrj.com.pk/index.php/MRJ/article/view/3.

[34] کلثوم پراچہ، فریدہ یوسف، **نبوی دور میں اقتصادی ترقی میں خواتین کا کردار: اسلامی تعلیمات کے نقطہ نظر کا جائزہ**، پاکستان جرنل آف اسلامک ریسرچ 22، *نمبر* (1)،(2021):77-94۔

Kulsoom Paracha, Fareeda Yousaf, Nabavī Dawr maiṇ Iqtiṣādī Taraqqī maiṇ Khawātīn Kā Kirdār: Islāmī Ta'līmāt kay Nuqta Nazar Kā Jā'zah, *Pakistan Journal of Islamic Research* 22, no.1 (2021):77-94. https://pjir.bzu.edu.pk/website/journal/article/60ed46f98bd25/page

[35] فریحہ خان، ڈاکٹر ظہور اللہ الازہری، **غریبوں کی معاشی کفالت میں صحابیات رضی اللہ عنھن کا کردار**، العلم 2، نمبر (1)، (2018ء):62-81

Fariha Khan, Dr. Zahoorullah Al-Azhari, Gharībawṇ kī Ma'āshī Kafālat Main Ṣaḥābiyāt Raḍī Allahu 'Anhunna Ka Kirdār, al-Ilm journal 2, no. (1), (2018):62-81.

[36] أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي بكر القرطبي (المتوفى: 671ھ)، **الجامع لأحكام القرآن** (القاهرة: دار الكتب المصرية، 1384ھ/1964م) 17: 269-270۔

Abū 'Abdullah Muḥammad bin Aḥmad bin Abī Bakr al-Qurṭubī, *Al-Jāmi' li Aḥkām al-Qur'ān* (Al-Qāhrah; Dār al-Kutab Al-Maṣriyyah, 1384/1964), 17:269-270.

[37] Sharif, Nasira Sharif. "**سماجی معیارات کی بہتری میں خواتین کا کردار: ماضی کی روایات کا جائزہ اور عصر حاضر**: Role of Women in Improvement of Social Standards: Review of Past Traditions and Contemporary World". *AL-QAWĀRĪR* 4 (3), 2023 :56-65. https://journal.al-qawarir.com/index.php/alqawarir/article/view/264.

[38] Umer Yousaf. "**پاکستان میں خواتین کو درپیش عصری مسائل کا حل سیرت طیبہ کی روشنی میں**: The Solution of Contemporary Problems Faced by Women in Pakistan in the Light of Sirat Tayyaba (SAW)". *AL-QAWĀRĪR*, Vol. 4, no. 3, June 2023, pp. 66-80. https://journal.al-qawarir.com/index.php/alqawarir/article/view/270.

[39] Muhammad Hammad Atta. 2023. "**معاشرے میں مسلمان عورت کا بطور اہلیہ وماں کردار اور اس کی ذمہ داریاں**: The Role and Responsibilities of Muslim Women As a Wife and Mother in the Society". *AL-QAWĀRĪR* 4 (2), 20-32. https://journal.al-qawarir.com/index.php/alqawarir/article/view/246.

[40] Alvi, Ataullah. 2022. "**کامیاب خواتین کے اوصاف : اسلام اور مغرب کا تقابلی مطالعہ**: An Exploratory Study of Islamic and Western Perspectives on Te Attributes of Successful Women". *AL-QAWĀRĪR* 4 (1), 51-72. https://journal.al-awarir.com/index.php/alqawarir/article/view/237.

[41] عبدالحلیم ابوشقہ، **عورت عہد رسالت میں**، مترجم محمد فہیم اختر ندوی (لاہور: نشریات، 2007)، 233-234۔

Abd al-Ḥalīm Abū Shuqqah, 'Urat 'Ahd-i Risālat Maiṇ, trans Muhammad Faheem Akhtar Nadvi (Lahore: Nashariyat, 2007), 233-234.

[42] پروفیسر ڈاکٹر محمد یسین مظہر صدیقی، **نبی اکرم ﷺ اور خواتین۔ ایک سماجی مطالعہ** (لاہور: نشریات، 2008)، 170۔

Prof Dr. Muhammad Yasin Mazhar Siddique, Nabi Akram Awr Khawātīn- Aik Samāī Muṭāla'ah ((Lahore: Nashariyat, 2008), 170-